روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 47-82 نمبر32 | بدھ 4 شوال 1417ھ 12 تبلیغ 1376ہش 12 فروری 1997ء

## گناہوں سے بچنے کا بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے

یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو' ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

## سال رواں میں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں کے نزول کی الٰہی بشارت

## الٰہی تصرف کے ماتحت حضرت صاحب نے عصر کی عبادت کے بعد دو دفعہ سلام پھیرا

### جرمنی کی جماعت چھ ماہ میں 10 ہزار افراد کو جماعت میں داخل کر چکی ہے

### اسلام آباد ٹلفورڈ لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ عید

لندن 9۔ فروری 1997ء۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اسلام آباد۔ ٹلفورڈ لندن میں عید کے خطبہ کے موقعہ پر احباب جماعت کو موجودہ سال میں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور برکات کے نزول کی خوشخبری دی ہے۔ نیز یہ خوشکن خبر بھی عطا فرمائی ہے کہ بیعتوں کے سال کے ابتدائی چھ ماہ میں جرمنی کو دس ہزار بیعتیں کروانے کی توفیق حاصل ہو چکی ہے۔

حضرت صاحب نے خطبہ میں خدائی فضلوں اور رحمتوں کا آئینہ دار یہ غیر معمولی واقعہ بیان فرمایا کہ گذشتہ روز آپ عصر کی عبادت پڑھانے کے بعد چند منٹ تسبیح کے لئے تشریف فرما رہے اور پھر حسب معمول سلام کہہ کر تشریف لے گئے تو پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے آپ سے دریافت فرمایا کہ آج آپ نے سلام پھیرنے کے بعد تھوڑے سے وقفے کے بعد ایک بار پھر جو سلام پھیرا ہے تو کیا آپ نے یہ فعل ارادی طور پر کیا ہے یا بھول کر ہو گیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے ان کو کہا کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ احمدیہ ٹیلی ویژن والوں نے سلام پھیرنے کا عمل دوبارہ چلا دیا ہے جس سے آپ کو یہ احساس ہوا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ شام کو جب معتکفین سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی یہی بات دریافت کی۔ اس پر حضرت صاحب نے اور لوگوں سے بھی پوچھا تو یہ بات قطعی طور پر واضح ہو گئی کہ آپ نے دو دفعہ سلام پھیرا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگر انسان بھول کر ایسا کام کرے تو یاد دلانے پر یاد آجاتا ہے۔ لیکن میری یادداشت یا شعور کے کسی خانے میں یہ بات کہیں محفوظ نہیں تھی۔ اس سے یہ پتہ چلا کہ جب میں نے دوسری بار سلام پھیرنے کا عمل دوہرایا ہے تو اس وقت میں مکمل طور پر اپنے شعور سے بیگانہ ہو کر کسی غیر معمولی تصرف الٰہی کے قبضہ میں آگیا تھا۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ دوبار سلامتی کی خوشخبری جماعت احمدیہ پر ہونے والے کسی غیر معمولی فضل اور رحمت الٰہی کی بشارت ہے جو اس سال ظاہر ہوگا۔ اس ضمن میں حضرت صاحب نے مباہلہ کے امکانی نتائج کی طرف بھی

باقی صفحہ 7 پر

## ولادت

○ مکرم منیر احمد صاحب منیب پروفیسر جامعہ احمدیہ دار العلوم غربی ربوہ سے تحریر کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی عزیزہ عطیۃ القیوم اور میرے داماد عزیزم شیخ حارث احمد صاحب انجینئر واقف زندگی مقیم یوگنڈا مشرقی افریقہ کو 15۔ دسمبر 1996ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم شیخ نصیر احمد صاحب آف واہ کینٹ کا پوتا اور شیخ غلام رسول صاحب (وفات یافتہ) کا پڑپوتا ہے۔ نومولود کی والدہ' خانصاحب قاضی محمد رشید صاحب وفات یافتہ سابق وکیل المال تحریک جدید کی پوتی اور خالد احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری (وفات یافتہ) کی نواسی ہیں۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام ثاقب احمد عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ والدین کے لئے قرۃ العین اور مقبول خادم دین بنائے۔

○○○

## حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی صاحبزادی کے نکاح کی بابرکت تقریب

### حضرت صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد کے بیٹے کے نکاح کا بھی اعلان فرمایا

لندن: 9 فروری 1997ء حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے اسلام آباد۔ ٹلفورڈ لندن میں اپنی سب سے چھوٹی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ صاحبزادی عطیۃ المجیب طوبیٰ صاحبہ کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب سے 10 لاکھ روپیہ حق مہر پر طے پایا ہے۔ نکاح کی یہ بابرکت تقریب عید کے روز انجام پائی۔ اس موقعہ پر حضرت صاحب نے ایک دوسرے نکاح کا بھی اعلان فرمایا۔ یہ نکاح مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب ابن محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب سے 75 ہزار روپیہ حق مہر پر قرار پایا۔

مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے پوتے اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے پڑپوتے ہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن نے اس نکاح کی تقریب پاکستان کے وقت مطابق رات نو بجے ٹیلی کاسٹ کی۔

حضرت صاحب نے اس موقع پر تقویٰ کے مضمون کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے جوڑوں کو تقویٰ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ ان جوڑوں کے آباء و اجداد کا ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ بتایا جائے کہ یہ بڑائی کی نہیں بلکہ خوف کی باتیں ہیں یہ دیکھیں کہ ہم خدا کے کن نیک بندوں کی نسل میں سے ہیں۔

حضرت صاحب کے داماد مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحب کی وفات یافتہ حرم محترمہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کے بڑے بھائی محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب کے صاحبزادے ہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب کے والد حضرت صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب کے بھائی اور حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کے صاحبزادے تھے۔

مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب کا نکاح مکرم ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر کی صاحبزادی عزیزہ مکرمہ عطیۃ النور سے انجام پایا۔ مکرمہ عطیۃ النور صاحبہ کی والدہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی نواسی ہیں۔

حضرت صاحب نے پہلے مکرم مرزا نصیر احمد صاحب کے نکاح کا اعلان کیا۔ مکرم ملک فاروق احمد صاحب کھوکھر کے وکیل کے فرائض مکرم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیٹر ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن نے اور مکرم صاحبزادہ مرزا نصیر احمد صاحب کے وکیل کے فرائض امام بیت الفضل لندن محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے انجام دیئے۔

بعد ازاں حضرت صاحب نے اپنی بیٹی کے نکاح کا اعلان فرمایا اور اپنی طرف سے نکاح کی قبولیت کا اعلان فرمایا۔ بعد میں مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے قبولیت کا اظہار فرمایا۔

حضرت صاحب نے اپنی صاحبزادی کے بارے میں فرمایا یہ خدا ترس بچی ہے۔ دعائیں کرنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت پاکیزہ رویاء دکھاتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نکاحوں کی اس بابرکت تقریب کو مولا کریم اپنے خاص الخاص فضل و کرم سے بے حد و حساب برکت دے۔ ان رشتوں کو احمدیت کے لئے غیر معمولی کامیاب کرے اور ان رشتوں کو مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

## اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے پیار کرتا ہے جو توبہ کرتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

تبلیغ 1376 ھش 12 - فروری 1997ء

# تقویٰ کی راہیں

عام طور پر تو تقویٰ کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کا تعلق دینی امور سے ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو اس کی مثال دی جاتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھتا ہے اور قدم قدم پر اس سے واسطہ پڑتا ہے۔ دینی امور ہوں یا دنیوی امور ہوں۔ تقویٰ کے ساتھ تعلق رکھنے والی باتیں کھل کر سامنے آنے لگتی ہیں۔ مثال یہ دی جاتی ہے کہ ایک راستے کے دونوں طرف خاردار جھاڑیاں ہیں اور اس راستے پر انسان چل رہا ہے۔ اسے ڈر ہے کہ یہ خاردار جھاڑیاں اس کے کپڑوں کے ساتھ اٹک نہ جائیں۔ اس لئے وہ کپڑوں کو سنبھال کر اور سمیٹ کر چلتا ہے۔ اور اس طرح چلنے ہی سے وہ کانٹوں سے بچ سکتا ہے۔

انسانی زندگی بھی ایک سفر ہے وہ ایک راستے پر چل رہا ہے۔ اور اس راستے کے دونوں طرف خاردار جھاڑیاں ہیں۔ یہ جھاڑیاں اسے الجھا سکتی ہیں۔ ان کے کانٹے اس کے کپڑوں کے ساتھ لگ کر کپڑے بھی پھاڑ سکتی ہیں اور اسے بھی زخمی کر سکتی ہیں۔ دنیوی امور کو اگر لیا جائے تو آپ دیکھیں گے کہ انسان جب تک اپنے آپ کو ہوش مندی کے ساتھ نہیں چلاتا۔ جب تک وہ اردگرد کے کانٹوں سے بچنے کے لئے اپنے کپڑوں کو سنبھالتا اور سمیٹتا نہیں ہے اس وقت تک کبھی وہ یہاں غلطی کرتا ہے کبھی وہاں غلطی کرتا ہے۔ کبھی یہاں اٹک جاتا ہے۔ کبھی وہاں اٹک جاتا ہے۔ کبھی یہاں نقصان اٹھاتا ہے کبھی وہاں نقصان اٹھاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس بات کا خیال رکھے کہ راستہ واقعی خاردار ہے اور اسے بچ بچ کر چلنا ہے تو یقیناً وہ مشکلات سے بچ سکتا ہے۔ اپنے آپ کو صحیح سلامت رکھتے ہوئے منزل مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔

اور جب ہم دنیاداری کی باتوں کا ذکر کرتے ہیں تو اس میں زندگی کا ہر پہلو شامل ہو جاتا ہے۔ کھانے پینے کو ہی لیجئے۔ اگر انسان احتیاط نہ کرے تو یقیناً نقصان اٹھائے گا۔ بہت کم کھائے تو کمزور ہو گا۔ بہت زیادہ کھائے تو اس کے ہاضمے پر اثر پڑے گا۔ اور اس طرح اس کی صحت برباد ہونے لگے گی۔ لوگوں سے معاملہ کی طرف دیکھا جائے تو وہاں بھی اگر وہ کہیں غلطی کرتا ہے تو گویا ایک کانٹا اٹک جاتا ہے۔ وہ اسے جھاڑ کر آگے چلتا ہے اور پھر ویسی ہی غلطی کرتا ہے یا کوئی اور غلطی کرتا ہے تو پھر اسے کانٹے سے واسطہ پڑتا ہے۔ لیکن اگر وہ بالکل ٹھیک ٹھاک چلے۔ نہ کسی کو نقصان پہنچانے کا اسے خیال آئے اور نہ وہ خود اپنے آپ کو نقصان پہنچائے تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ اس خاردار راستے پر بالکل حفاظت کے ساتھ قدم مار رہا ہے۔

انسان اگر اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر غور کرے تو وہ دیکھے گا کہ اس کا اندرونہ مصائب سے بھرا پڑا ہے۔ گھر میں مشکلات ہیں، محلے میں مشکلات ہیں، اپنے ملک میں مشکلات ہیں، لوگوں سے تعلقات میں مشکلات ہیں، اپنے آگے بڑھنے کی خواہش کو بروئے کار لانے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ پھر صحت اور تندرستی کو مشکلات پیش آتی ہیں۔

یہ ساری کی ساری باتیں اس لئے ہوتی ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے کسی قانون کو توڑتے ہیں۔ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ مثلاً جس طرح خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ ہم لوگوں سے، بنی نوع انسان سے سلوک کریں اس طرح نہیں کرتے تو اپنے آپ کو بھی مشکل میں ڈالتے ہیں اور دوسروں کو بھی مشکل میں ڈالتے ہیں۔ کھانے پینے کے متعلق جو ہدایات ہیں جب ان پر عمل پیرا نہیں ہوتے تو اپنی جسمانی صحت کو خراب کر لیتے ہیں۔ اور اسی سلسلے میں بعض دفعہ ہوس اتنی بڑھ جاتی ہے کہ ناجائز طریق سے اموال حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ سب باتیں تقویٰ کے خلاف ہیں۔ تقویٰ دراصل نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کے ڈر کے پیش نظر سب کچھ کیا جائے۔ اس سے محبت کریں گے تو کوئی بات ایسی نہیں کریں گے جو اس کے قانون کے خلاف ہو۔ جو اس کی ہدایت کے خلاف ہو۔ اس سے ڈریں گے۔ تب بھی کوئی ایسا کام نہیں کریں گے۔ جس سے وہ ناراض ہو۔ اور چونکہ سب باتیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور ان کے اظہار کے لئے اس نے قانون قدرت بنا دیئے ہیں اس لئے ہمارے واسطے سیدھا راستہ یہی ہے کہ ہم ان قوانین کی پابندی کریں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی زندگی بسر کریں۔ اگر ہم ایسا کریں تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے تقویٰ اختیار کیا ہے۔ دینی امور میں بھی تساہل اور تکاہل سے کام نہ لیں۔ جب ہم نے ایک بار یہ بات مان لی ہے کہ یہ خدا کا حکم ہے تو پھر اس سے پیچھے کیوں ہٹیں۔ اس پر عمل کیوں نہ کریں۔ یا اس پر عمل کرنے میں کوتاہی کیوں کریں۔ خدا تعالیٰ جو کچھ کہتا ہے اور جو کچھ کرتا ہے وہ اس کے اپنے فائدے کے لئے تو نہیں۔ وہ تو ہمارے ہی فائدے کے لئے ہے اس نے جو قانون قدرت بنائے ہیں اور جن سے ہمیں آگہی عطا کی ہے وہ سب کے سب ہماری زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ہیں۔ اگرچہ بعض اوقات بعض باتوں کو دیکھ کر ہم اس طرح ڈر جاتے ہیں کہ گویا وہ ہماری بربادی کا سامان بن جائیں گی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ہماری نظر خدا کی طرف ہو اور ہم خدا سے یہ بات چاہتے رہیں کہ وہ ہماری بہبود کے سامان مہیا فرماتا رہے تو یقیناً ایسا ہی ہو گا۔

پس یہ سمجھ لینا کہ تقویٰ کا تعلق صرف دین کی باتوں سے ہے درست نہیں۔ تقویٰ کا تعلق انسان کی ہر بات اور ہر فعل سے ہے۔ دین ہو یا دنیا ہو۔ اپنے آپ کو بچائے رکھنے کے لئے۔ اپنے آپ کو سیدھے راستے پر چلانے کے لئے۔ اور اپنی منزل کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم تقویٰ اختیار کریں۔ یعنی خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کریں اور اس کے بنائے ہوئے قانون قدرت کو سامنے رکھتے ہوئے ہر قدم اٹھائیں۔ جیسا کہ ہمیں بتایا گیا ہے اگر بیماری آتی ہے تو یہ ہماری اپنی غلطی کی وجہ سے آتی ہے اور اگر ہم تندرست ہو جاتے ہیں تو یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔

پس ہر بات میں دینی ہو یا دنیوی خدا تعالیٰ کو اپنے سامنے رکھنے اور اس کی ہدایات پر عمل کرنے کا نام تقویٰ ہے۔ راستہ کتنا ہی خاردار کیوں نہ ہو اگر ہم تقویٰ سے کام لیں۔ اپنے آپ کو سنبھالتے سمیٹتے ہوئے چلیں۔ تو یقیناً راہ کے کانٹے ہمیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے۔

پس تقویٰ کی اہمیت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ قدم قدم پر اس کے مطابق بات کرنے کی اور کام کرنے کی ضرورت ہے۔ آخر ہم میں سے کون ہے جو اپنی زندگی کو کامیاب نہیں دیکھنا چاہتا اور جس شخص کو یہ یقین ہو جائے کہ ہر بات کا انجام خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ یقیناً تقویٰ اختیار کرے گا۔ خدا تعالیٰ سے محبت اور اس کے ڈر کو مدنظر رکھ کر ہر قدم اٹھائے گا اور اس طرح وہ اپنی زندگی کو کلیتہً خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں دے کر اسے کامیاب بنا لے گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی محبت اور اپنا ڈر عطا کرے یعنی ہمیں تقویٰ کی راہوں پر قدم مارنے کی توفیق دے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

الفضل 14 دسمبر 1955ء

# آہ! درد صاحب بھی چل بسے

جیساکہ احباب جماعت کو ربوہ کی تاروں اور الفضل کی رپورٹ سے معلوم ہو چکا ہے۔ محترمی مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۵۵ء بروز بدھ ربوہ میں وفات پاگئے ہیں۔ وفات حرکت قلب کے بند ہو جانے کی وجہ سے واقع ہوئی۔ اور درد صاحب دو گھنٹہ کی مختصر علالت کے بعد اپنے اور ہم سب کے آقا و مولا و مالک کے حضور حاضر ہو گئے۔

محترمی درد صاحب ایک نہایت مخلص خاندان کے مخلص فرد تھے۔ ان کے والد صاحب موصوف ماسٹر قادر بخش صاحب لدھیانوی قدیم اور مخلص رفقاء میں سے تھے اور ان کے پھوپھا حضرت منشی عبداللہ صاحب سنوری کو تو جماعت کا ہر فرد جانتا ہے۔ منشی محمد عبداللہ صاحب سنوری کا حضرت بانی سلسلہ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں نہایت درجہ محبت کے ساتھ ذکر فرمایا ہے۔ اور ان کے اخلاص اور تقویٰ شعاری کی بہت تعریف کی ہے۔ یہ وہی بزرگ ہیں جن کو حضرت بانی سلسلہ نے اپنا وہ قمیض عنایت فرمایا جس پر خدائی روشنائی کے چھینٹے پڑے تھے۔ اور جو حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد کے مطابق حضرت منشی صاحب کے ساتھ ہی مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن کر دیا گیا۔ بلکہ جیساکہ میری تصنیف سیرت (۔) میں مذکور ہے۔ درد صاحب کی پھوپھی کی شادی بھی حضرت منشی محمد عبداللہ صاحب کے ساتھ حضرت بانی سلسلہ کے ارشاد پر ہی ہوئی تھی اس طرح درد صاحب ایک ایسے مبارک خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ جو احمدیت کی تاریخ میں ایک خاص شان رکھتا ہے۔ درد صاحب خود بھی رفیق تھے۔ اور ان کو حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ کی بعض باتیں بھی یاد تھیں جن میں سے بعض کا ذکر سیرت (۔) میں آچکا ہے۔

مگر درد صاحب کی ذاتی خدمات کا سلسلہ امامت ثانیہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ درد صاحب اور میں نے ایم اے کا امتحان اکٹھا پاس کیا تھا۔ جس کے بعد وہ کچھ عرصہ ضلع ہوشیار پور کے ایک ہائی سکول میں ملازم رہے۔ ٠ مگر بہت جلد ہی وہاں سے فراغت حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت میں آگئے۔ اور جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ۲۱-۱۹۲۰ء میں نظارتیں قائم کیں تو ابتدائی ناظروں میں سے درد صاحب بھی ایک صیغہ کے ناظر مقرر ہوئے۔ اور اس وقت سے لیکر آج تک جو پینتیس سال کا عرصہ بنتا ہے۔ درد صاحب نے اس وفاداری اور جاں نثاری کے ساتھ اس خدمت کو نبھایا۔ جو انہی کا حصہ تھی۔ کبھی اپنی تنخواہ میں ترقی کا مطالبہ نہیں کیا۔ کبھی کوئی حق نہیں مانگا۔ بلکہ جو کچھ بھی سلسلہ کی طرف سے ملا اسے کامل رضا اور پورے صبر و شکر کے ساتھ قبول کیا۔ مجھے یاد ہے کہ جب ہم شروع میں خدا کے ساتھ عہد باندھ کر سلسلہ کی خدمت میں آئے تو میری ہی تجویز پر ہم دونوں نے یہ عہد کیا تھا کہ خدا کی توفیق سے ہم ہمیشہ سلسلہ کی خدمت میں زندگی گذاریں گے اور کبھی کسی معاوضہ یا ترقی کا مطالبہ نہیں کریں گے۔ اور میرے لئے انتہائی خوشی اور درد صاحب کے خاندان کے لئے انتہائی فخر کا مقام ہے کہ درد صاحب نے اس عہد کو کامل وفاداری سے نبھایا۔ اور میرا انجام خدا کو معلوم ہے۔ گو میں بھی اپنی کمزوریوں کے باوجود خدا کی رحمت کا امیدوار ہوں۔ درد صاحب کا خاص وصف یہ تھا جس میں مجھے بھی اکثر اوقات ان پر رشک آتا تھا کہ اگر کبھی حضرت صاحب کی طرف سے یا انجمن وغیرہ کی طرف سے ان کی کسی بات پر گرفت ہوتی تھی (اور گرفت سے کون انسان بالا ہے) تو وہ اسے انتہائی صبر اور ضبط کے ساتھ برداشت کرتے تھے۔ اور اپنی بریت کا معاملہ بھی صرف خدا پر چھوڑتے تھے۔

غالباً ۱۹۲۴ء میں درد صاحب کو لندن مشن میں پہلی دفعہ مربی بنا کر بھجوایا گیا۔ جہاں انہوں نے ۱۹۲۸ء تک کام کیا۔ اور اسی زمانہ میں بیت الفضل لندن کی بنیاد رکھی گئی۔ اور اسی زمانہ میں وہ تعمیر ہوئی۔ اس کے بعد وہ دوبارہ ۱۹۳۳ء میں لندن گئے اور ۱۹۳۸ء میں واپس آئے یہ وہی زمانہ ہے جس میں ہمارے خاندان کے چار بچوں نے ولایت میں تعلیم پائی۔ اور درد صاحب کمال محبت سے ان کی سرپرستی فرماتے رہے۔ اس کے بعد درد صاحب نے ولایت سے واپس آکر اکثر زمانہ نظارت تعلیم و تربیت اور نظارت دعوت (۔) میں گذارا مگر ان کا خاص کام نظارت امور خارجہ سے تعلق رکھتا ہے۔ درد صاحب کو حکومت کے افسروں اور غیراز جماعت اصحاب کے ساتھ ملنے کا خاص ڈھنگ آتا تھا۔ اور وہ ملاقاتوں میں غیر معمولی طور پر کامیاب رہتے تھے۔ مزاج کی سادگی اور کچھ مالی تنگی کی وجہ سے ان کا لباس بہت ہی سادہ بلکہ بعض اوقات درویشانہ رنگ کا ہوتا تھا۔ مگر لوگوں سے اس قابلیت اور وقار کے ساتھ ملتے تھے۔ کہ وہ بہت جلد ان کے زیر اثر آجاتے تھے۔ اور درد صاحب اکثر اپنی بات منوا کر ہی اٹھتے تھے۔ بظاہر حالات مجھے امید نہیں کہ جماعت کو قریب کے زمانہ میں درد صاحب جیسا کامیاب ناظر امور خارجہ میسر آئے۔

کچھ عرصہ درد صاحب نے انگریزی ترجمہ کے بورڈ میں بھی کام کیا۔ جس میں حضرت مولوی شیر علی صاحب اور ملک غلام فرید صاحب اور یہ خاکسار کام کرتے تھے۔ اور درد صاحب کی قابلیت بورڈ کے لئے بہت مفید اور کار آمد ثابت ہوتی تھی۔

جیساکہ میں نے اوپر عرض کیا ہے میرے ساتھ ذاتی تعلقات درد صاحب کے ۱۹۱۶ء میں یعنی آج سے چالیس سال قبل شروع ہوئے۔ اور ہم نے نہایت درجہ محبت اور اخلاص کے ساتھ یہ زمانہ گذارا۔ اور نظارتوں میں آنے کے بعد تو ہم گویا مسلسل رفیق کار ہی رہے۔ درد صاحب اکثر میری رائے پر اعتماد کرتے تھے۔ اور مجھے بھی اکثر ان کے مشورہ پر اعتماد ہوتا تھا۔ اور گو بعض اوقات ہماری رائے میں اختلاف بھی ہو جاتا تھا۔ مگر درد صاحب کی محبت کا یہ انداز تھا۔ کہ وہ اکثر میری رائے پر اعتماد کر کے اپنی رائے ترک کر دیتے تھے۔ گو بعض اوقات مجھے بعد میں محسوس ہوتا تھا کہ حالات کے لحاظ سے درد صاحب کی رائے ہی زیادہ مناسب تھی۔ مجھے وہ آخری دفعہ چند دن ہوئے لاہور میں عزیز مظفر احمد کے مکان پر آکر ملے۔ دراصل وہ میری اور ام مظفر احمد کی عیادت کے لئے وہاں آئے تھے اور اس سے قبل بھی کئی دفعہ آچکے تھے لیکن اس دفعہ ایسا خدائی تصرف ہوا۔ کہ جب میں انہیں رخصت کرنے کیلئے مکان سے باہر گیا تو انہیں رخصت کرتے ہوئے ان سے غیر معمولی طور پر بغلگیر ہو کر ملا۔ غالباً اس میں تقدیر کا یہ اشارہ تھا کہ اب یہ تم دونوں کی آخری ملاقات ہے۔ میرے علاوہ درد صاحب کے زیادہ تعلقات عزیزم مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ اور عزیزم میاں ناصر احمد صاحب اور عزیزم مرزا ظفر احمد اور عزیزم مظفر احمد اور مکرمی ڈاکٹر حشمت اللہ اور مکرمی چوہدری فتح محمد سیال (جن کے ساتھ بعد میں ان کا رشتہ بھی ہو گیا) اور مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اور مکرمی چوہدری اسد اللہ خان صاحب اور مکرمی راجہ علی محمد صاحب کے ساتھ تھے۔ ان کا حلقہ ملاقات بہت وسیع تھا۔ اور بہت سے غیراز جماعت معزز اصحاب ان کے دوستوں میں شامل تھے۔

حضرت امام جماعت الثانی کے ساتھ تو درد صاحب کو خاص محبت اور عقیدت تھی۔ اور ان کے دل میں حضرت صاحب کا خاص اکرام تھا۔ اور حضرت صاحب کو بھی ان پر بہت اعتماد تھا۔ جب ہوشیار پور کا جلسہ فروری ۱۹۴۴ء میں ہوا تھا تو اس میں اور بعض بعد کے جلسوں میں بھی درد صاحب نے ہی خدائی خبر حاضرین کو سنائی تھی۔ اس موقعہ پر درد صاحب کو اس وجہ سے چنا گیا کہ ان کے پھوپھا صاحب یعنی حضرت منشی عبداللہ صاحب ان ایام میں حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ تھے۔ جب آپ نے ہوشیار پور میں چلہ کشی کی۔

درد صاحب کی وفات کے ساتھ من جملہ دیگر تلخ احساسات کے یہ تلخ حقیقت بھی شامل ہے کہ اس سال ہمارے بہت سے قدیم بزرگ اور دوستوں نے وفات پائی ہے۔ چنانچہ اولاً حضرت اماں جی یعنی اہلیہ محترمہ حضرت امام اول اور حکیم فضل الرحمان صاحب افسر لنگر خانہ و سابق مربی افریقہ اور مکرم مولوی عبدالمغنی خاں صاحب سابق ناظر دعوت () اور مکرم صوفی مطیع الرحمان صاحب سابق مربی امریکہ۔ اور مکرمی مولوی نذیر احمد صاحب علی مربی مغربی افریقہ کی وفات بھی اسی سال کے دوران میں ہوئی ہے۔ گویا یہ ہمارا عام الحزن ہے۔ گو اس سے پہلے بھی حضرت اماں جان کی وفات والے انتہائی تلخ سال کے علاوہ ہجرت والے سال یعنی ۴۷ء میں بھی ایک تلخ عام الحزن گذر چکا ہے۔ جبکہ ہجرت والے سال یعنی ۱۹۴۷ء میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حضرت صوفی غلام محمد صاحب مربی ماریشس اور حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ایک ہی سال کے اندر اندر انتقال کیا۔ مگر آجا کے بات وہیں آجاتی ہے۔ کہ دنیا فانی ہے اور ہر انسان نے آگے پیچھے خدا کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اور بقول حضرت بانی سلسلہ

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

مگر درد صاحب کی اچانک وفات کے ساتھ سب سے زیادہ فکر والا جذبہ جو میرے دل میں پیدا ہو رہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ سلسلہ کے پرانے اور تجربہ کار کن ن میں سے بعض نے حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ سے اور بعض نے حضرت امام اول کے زمانہ سے اور اکثر نے حضرت امام جماعت الثانی کے ابتدائی زمانہ سے سلسلہ کی خدمت میں زندگی گزاری ہے۔ وہ آہستہ آہستہ گزرتے جا رہے ہیں اور اس کے مقابل پر آنے والوں میں سے اکثر میں ابھی تک وہ خاص رنگ پیدا نہیں ہوا جو ایک خدائی جماعت کے کارکنوں میں ہونا چاہئے۔ اور دوسری طرف جماعت کا حلقہ اور جماعت کی ذمہ داریاں پہلے کی نسبت بہت زیادہ وسیع ہو گئی ہیں۔ بے شک سلسلہ خدا کا ہے اور وہی اس کا محافظ اور مربی ہو گا۔ لیکن ظاہری اسباب کے لحاظ سے ان اوپر تلے کی موتوں سے دل سخت گھبراتا اور بے حد فکر مند ہوتا ہے۔ اے سلسلہ کے نوجوانو اور ہماری آنکھوں کے تارو میری یہ بات گوش ہوش سے سنو اور خدا کے لئے اپنے اندر وہ محبت اور وہ اخلاص اور وہ جذبہ قربانی اور وہ قابلیت اور وہ للّٰہیت اور وہ ذوق عبادت اور وہ دعاؤں میں شغف پیدا کرو جو ایک خدائی جماعت کے شایان شان اور اس کی کامیابی کے لئے ضروری ہے ورنہ بقول حضرت امام جماعت الثانی ۔

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

میں اس موقعہ پر جماعت کے احباب سے یہ بات بھی کہنے سے رک نہیں سکتا کہ درد صاحب نے ایک بہت بڑا کنبہ چھوڑا ہے جس میں ان کی بوڑھی والدہ اور دو بیویاں اور غالباً چودہ بچے (لڑکے اور لڑکیاں) شامل ہیں جن میں سے اکثر غیر شادی شدہ اور زیر تعلیم ہیں۔ اور حقیقتاً ان میں سے کوئی بھی برسر روزگار نہیں اور درد صاحب نے جس قلیل تنخواہ پر گزارہ کیا اس میں کسی جائیداد یا اثاثہ چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ درد صاحب نے کچھ نہ کچھ قرضہ ضرور چھوڑا ہوگا اور پھر وہ ایسی حالت میں فوت ہوئے ہیں جبکہ ابھی چند ماہ ہوئے وہ ریٹائر ہو کر پھر

باقی صفحہ 6 پر

## ایک اچھی بات

چاہئے کہ خلق اللہ سے بغیر کسی اجر یا نفع و خدمت کے خیال کے طبعی اور فطری جوش سے نیکی کی جائے۔

مولانا محمد اسماعیل منیر

احمدیہ صدسالہ جشن تشکر نمبر23۔ مارچ 1989ء

# جماعت احمدیہ کی سوسالہ طبی خدمات

## کی ایک جھلک

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے آنے کی اغراض میں سے ایک اہم غرض خدمت خلق کو قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ میرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است

پھر آپ نے جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی دس شرائط بیعت میں سے ایک اہم شرط یہ رکھی ہے۔

"عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے۔ اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا"

اس عہد پر خود حضرت بانی سلسلہ نے ساری عمر عمل فرمایا۔ مخلوق خدا کی خدمت کا شوق آپ نے ورثہ میں بھی پایا تھا۔ اپنے علم کے مطابق مختلف بیماریوں کے لئے نسخہ جات بنوا کر رکھا کرتے تھے۔ اور جب بھی کوئی مریض آتا۔ اس کی خدمت کے لئے حاضر رہتے۔

آپ کے مریدوں میں سے کئی ایک ڈاکٹر اور طبیب بھی تھے۔ جنہوں نے علاج کے ذریعہ خدمت خلق کو اپنا شعار بنا رکھا تھا۔ اور ان کے سردار حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب نے تو اس بارہ میں کمال ہی کر دیا تھا۔

ان کی زندگی میں مخلوق خدا ان سے استفادہ کرتی رہی اور ان کے بعد ان کے طبی نسخوں کی کتاب بیاض نور الدین آج ہزاروں خاندانوں کی ترقی اور روزگار کا باعث بنی ہوئی ہے انہی کے دور امامت میں قادیان میں جماعتی انتظام کے تحت شفاخانہ نور قائم ہوا۔ جس کا دوسرا حصہ اب دوسرے مرکز ربوہ میں بھی فضل عمر ہسپتال کے نام سے مخلوق خدا کی خدمت میں جاری و ساری ہے۔ اس میں ماہر ڈاکٹروں کی ایک جماعت ماڈرن آلات کے ساتھ دن رات خدمت خلق میں لگی رہتی ہے۔ ایلوپیتھی کے ساتھ ہومیو پیتھک علاج جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ذریعہ جماعت میں عام ہوا۔ اور ان کی یاد میں فضل عمر ہومیو فری ڈسپنسری ان کے صاحبزادے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (جو 8 جون 1982ء سے چوتھے امام جماعت منتخب ہوئے) نے انجمن وقف جدید ربوہ کے زیر اہتمام قائم کی تھی۔ جو خدمت کے میدان میں اب بھی صبح شام رواں دواں ہے حال ہی میں نگر ضلع تھرپارکر (پاکستان) کے لوگوں کی حالت زار کو دیکھ کر وہاں دو احمدیہ کلینک (1) مٹھی (2) پھول پورہ میں قائم کئے ہیں۔ اور ایک بڑی جیپ میں چلتی پھرتی ڈسپنسری بھی اس علاقہ میں کام کر رہی ہے.....

طب اور حکمت کے ذریعہ احمدیہ خدمت خلق سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں لوگ مستفید ہوتے رہے ہیں جن کے شاندار تاثرات میں سے صرف ایک بطور نمونہ پیش کرتا ہوں۔

"اس وقت ہندوستان میں ہزاروں مشن ہسپتال موجود ہیں۔ جہاں ہر سال لاکھوں ہندوؤں اور مسلمانوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے۔ اور اس مفت علاج کے ذریعہ عیسائیت کے لئے کروڑوں غیر متعصب سادہ لوح اور حاجت مند اور مصیبت زدہ انسانوں کی ہمدردی حاصل کی جاتی ہے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی تبلیغی انجمنوں نے تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے علاقہ ارتداد میں کوئی قابل ذکر ہسپتال قائم کیا جو ہر قسم کے جدید آلات و سامان سے آراستہ ہو اور جہاں دوستوں اور دشمنوں سے یکساں ہمدردی کی جاتی ہو۔ اس قسم کے ہسپتال کا ایک نمونہ قادیان میں موجود ہے (اور اب ربوہ میں بھی ہے ناقل)

(تنظیم 28 دسمبر 1926ء)

### طبی میدان میں خدمت خلق

بیرونی دنیا میں خدمت خلق کا سب سے پہلا طبی تجربہ کیپٹن ڈاکٹر شاہنواز صاحب کے ذریعہ بواجے بو (سیرالیون) میں 1960ء میں شروع ہوا پھر کرنل ڈاکٹر سید محمد یوسف صاحب نے 1961ء میں اپاپا لیگوس (نائیجریا) میں احمدیہ کلینک کھولا اور تیسرے نمبر پر ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کا کانو نائیجریا میں احمدیہ کلینک بے حد کامیاب رہا جو اب ایک بڑے وسیع ہسپتال میں تبدیل ہو چکا ہے چوتھا کامیاب تجربہ ڈاکٹر سعید احمد صاحب نے کاعور گیمبیا میں 1968ء میں کیا ان ابتدائی مجاہد ڈاکٹروں کی بے نفس خدمات نے ایسی شاندار کامیابیاں حاصل کیں جن کے مشاہدہ کے بعد قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نے 1970ء میں اپنے پہلے افریقن دورہ میں ہی نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کا اعلان فرما دیا۔

### نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام ایک انقلابی منصوبہ

1970ء میں جماعت احمدیہ کے خدمت خلق کے کاموں میں ایک زبردست انقلاب آیا۔ اور جماعت احمدیہ کے طبی ادارے دیکھتے ہی دیکھتے درجنوں میں شمار ہونے لگے اور صرف ایک سال میں ہمارے 28 احمدیہ ہسپتالوں سے دو لاکھ چونسٹھ ہزار آٹھ سو ستر مریضوں نے استفادہ کیا جس میں تیرہ ہزار سے زائد مریضوں نے مفت علاج کروایا اور 5399 اپریشن ایک سال میں ہوئے اور تعلیمی ادارے جو انگلیوں پر گنے جاتے تھے۔ یکدم بڑھتے بڑھتے پانچ گنا سے بھی بڑھ گئے۔ اس وقت 40 احمدیہ سیکنڈری سکولوں سے بارہ ہزار سے زائد طلبہ استفادہ کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی اس نصرت کا اظہار اپنے پیارے امام کے ذریعہ فرمایا جب کہ امام جماعت احمدیہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے مغربی افریقہ کے تاریخی دورہ اپریل مئی 1970ء میں اس تاریخ ساز پروگرام کا اعلان فرمایا۔ آپ نے احمدیہ مشنوں و سکولوں اور طبی اداروں کی حسن کارکردگی کا خود مشاہدہ فرمایا۔ ان کی غرض و غایت نیز افادیت کو وسیع تر کرنے کا اظہار آپ نے سیرالیون میں ایک پریس کانفرنس کے دوران یوں فرمایا۔

"ہمیں غور و فکر کر کے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کرنی چاہئے کہ ہم کس طرح افریقن بھائیوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔ آقا بن کر نہیں بلکہ دوست اور ساتھی کی حیثیت سے ہماری دولت خدمت خلق ہے اور یہی خدمت خلق کا بہترین طریق ہے۔ جس سے آنے والے دنوں میں سب انسان ایک خاندان کی طرح رہنا سیکھ جائیں گے"

(سیرالیون ڈیلی میل 6 مئی 1970ء)

### طبی میدان میں جماعت احمدیہ کا انقلابی اقدام صرف چند مثالیں

1970ء تک جماعت احمدیہ کے صرف تین طبی ادارے لیگوس، کانو (نائیجریا) اور کاعور (گیمبیا) میں کام کر رہے تھے۔ نصرت جہاں پروگرام اب تک ان کو دس گنا سے اوپر لے گیا ہے۔ تادم تحریر نائیجریا میں آٹھ۔ تنزانیہ میں ایک زائر میں ایک، غانا میں پانچ، یوگنڈا میں ایک، آئیوری کوسٹ میں ایک، لائبیریا میں ایک سیرالیون میں چار گیمبیا میں پانچ احمدی ہسپتال کام کر رہے ہیں نیز فجی، ٹرینیڈاڈ اور جنوبی امریکہ کے ممالک میں بھی نئے ہسپتال کھولے جا رہے ہیں۔ گویا خدمت خلق کا جو کام جماعت احمدیہ نے مغربی افریقہ سے شروع کیا تھا۔ اب مشرقی افریقہ میں بھی پھیل چکا ہے۔

مشرق اور مغرب کی باقی ترقی پذیر اقوام میں عوام کی طبی ضرورتوں کا جائزہ لے کر اسی پروگرام کو ان ممالک میں بھی پھیلانے کا اعلان ہمارے موجودہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب فرما چکے ہیں۔

### نائیجیریا کی ضرورتوں کو پورا کیا

اس عظیم ملک میں پہلا احمدیہ کلینک لیگوس کے محلہ اپاپا میں محترم کرنل ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب نے 1961ء میں کھولا اب ڈاکٹر انوار الدین نے ایک بڑی بلڈنگ خریدی ہے جس میں ان ڈور ہسپتال بھی عوام کی خوب خدمت کر رہا ہے۔

شمالی نائیجیریا میں کانو کے شہر میں مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے بھی مختصر سی عمارت کرایہ پر لے کر آؤٹ ڈور کلینک شروع کیا تھا۔ جو اب اپنی مستقل ڈبل سٹوری عمارت میں سینکڑوں آؤٹ ڈور اور ان ڈور مریضوں کی خدمت میں تین ڈاکٹروں کو خوب مصروف رکھتا ہے۔ اور جملہ جدید سہولتیں اب وہاں موجود ہیں۔ ایک ڈینٹل کلینک بھی اس عمارت میں کام کر رہا ہے۔ ڈاکٹر توقیر احمد صاحب نے وہاں اپریشن شروع کئے تھے جن کی وجہ سے اس ہسپتال کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت 1971ء میں پہلا کلینک بکرو (جوس) کے مقام پر مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب نے شروع فرمایا اور 5 فروری 72ء کو اس کا باقاعدہ افتتاح کرتے ہوئے آنریبل سمتھ انجی شاہ نے فرمایا۔

"آج اس سٹیٹ (B.P.State) کی طبی تاریخ میں ایک نیا قدم اٹھایا گیا ہے۔ ہم جو اس سٹیٹ کے رہنے والے ہیں ہمیں جماعت احمدیہ کا انتہائی شکر گزار ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس تنظیم کی بدولت ہمیں یہ کلینک میسر آیا ہے جس کی ضرورت شدت محسوس کی جارہی تھی..... ہمارا جدید معاشرہ اس امر کا متقاضی ہے کہ مختلف تنظیمیں ہماری لازمی سروسز کو ترقی دینے کی خاطر زیادہ سے زیادہ قربانی کا مظاہرہ کریں۔ اس لئے اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ ہم سب احمدیہ مشن کے ممنون احسان ہیں کہ اس نے یہ کلینک اس غرض سے قائم کیا کہ بنی نوع انسان اس سے مستفید ہوں"۔

(الفضل 5 مئی 1972ء)

### غانا اور پاکستان کے درمیان مفاہمت

اس وسیع ملک میں پہلا احمدیہ ہسپتال مجلس نصرت جہاں کے ذریعہ اکتوبر 1970ء میں کوکوفو میں مجلس نصرت جہاں کے اولین مجاہد ڈاکٹر بریگیڈیئر غلام احمد صاحب نے کھولا۔ 1971ء میں تین اور ہسپتال کھل گئے دوسرے احمدیہ ہسپتال اسکورے کے افتتاح کے موقعہ پر اس علاقے کے بادشاہ نے بار بار احمدیہ مشن اور قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے اس چھوٹے سے گاؤں میں ہسپتال قائم کر کے یہاں کی ایک نہایت اہم اور شدید ضرورت کو پورا کر کے لوگوں پر ایک احسان عظیم کیا ہے جس کی وہ ہمیشہ قدر کریں گے۔ اور ہسپتال کی ترقی میں جس قدر اور تعاون کی ضرورت ہو گی اسے بڑے شوق اور خوشی سے بہم پہنچائیں گے۔ انہوں نے اپنی طرف سے 800 سڈی (آٹھ ہزار روپے) دینے کا اعلان کیا اور مستقبل میں مزید امداد کا بھی وعدہ فرمایا۔ اور کہا کہ احمدیہ مشن نے ہسپتال کے قیام کو جس خوبی اور وعدہ کے مطابق عین وقت پر مکمل کیا ہے وہ قابل صد تحسین ہے۔

(الفضل 26 مارچ 1971ء)

اور خوشی کی بات یہ ہوئی کہ اس ہسپتال کی بدولت گاؤں والوں کو پانی، بجلی، پکی سڑک اور بس سروس کی سہولتیں میسر آگئی ہیں۔ اور ہسپتال کی شہرت اردگرد کے ممالک سے بھی مریضوں کو لا رہی ہے۔ جو قصبہ کی رونق اور آمد کو بڑھانے کا موجب بنتے ہیں۔ اسی ہسپتال کے پہلے ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے ایک بہت ہی پیچیدہ مریض جس کو سرکاری ہسپتال والے علاج کے لئے لندن بھجوانا چاہتے تھے۔ اپنے ہسپتال میں ہی اپریشن کیا۔ جو کامیاب رہا۔ اس خدائی تائید اور کامیابی نے سب کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔

تیچمان میں تیسرا احمدیہ ہسپتال مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب نے کھولا۔ ابتداء میں اس کی اجازت دینے سے حکومت انکار کر رہی تھی کہ شہر میں دو ہسپتال پہلے سے بھی موجود ہیں۔ مگر ایک واقعہ نے انہیں مجبور کر دیا۔ کہ وہ احمدیہ ہسپتال کے اجراء کی اجازت دے۔ واقعہ یوں ہوا۔ کہ ہمارے ڈاکٹر صاحب کے پہنچنے کے چند ہفتے بعد ایک عیسائی ہسپتال کا واحد یورپین ڈاکٹر اچانک فوت ہو گیا۔ دوسرے کیتھولک ہسپتال کا ڈاکٹر بیمار پڑ گیا۔ اور اسی دن ایک بڑی خطرناک مریضہ کا کیس آ گیا۔ جس پر انہیں مجبوراً رات کے وقت ہمارے ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے پاس درخواست کرنی پڑی۔ کہ اس طرح ایک مریضہ ہمارے ہسپتال میں آئی ہوئی ہے۔ تم ہمارے ہاں آکر اس کا اپریشن کر دو۔ انہوں نے بخوشی اپریشن کیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا اور مریضہ اچھی ہو گئی۔

غانا میں چوتھے احمدیہ ہسپتال سویڈرو کے افتتاح پر 18 نومبر 1971ء کو پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ایس۔ اے سعید نے جماعت کو اس شاندار کارنامے پر خراج تحسین ادا کرتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار فرمایا کہ اس نے اپنی انتھک اور بے لوث خدمات کے ذریعے غانا اور پاکستان کے عوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے اور ان کے درمیان بہتر مفاہمت کا جذبہ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

## سیرالیون کی تعلیمی و طبی مدد

30 لاکھ کی آبادی والے اس ملک میں احمدیہ جماعت کے قریباً یکصد پرائمری سکولوں کے دوش بدوش ڈیڑھ دو درجن سیکنڈری سکول بھی افریقن خاندانوں کی خدمت میں دن رات ایک کر رہے ہین۔ نیز ملک کے چار اہم حصوں میں چار احمدیہ ہسپتال کو مصروف خدمت پاکر صدر جمہوریہ سیرالیون ڈاکٹر سیا کا سٹیونز نے 2 دسمبر 1971ء کو فرمایا۔

"میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کا جو یہ کام تعلیم کے میدان میں کر رہی ہے۔ شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اس جماعت نے تعلیم کے ساتھ ساتھ طبی میدان میں بھی ہماری مدد کرنی شروع کی ہے۔ میں اس گراں قدر خدمات کے لئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

(الفضل 13 مارچ 1972ء)

سیرالیون میں ایک احمدیہ ہسپتال "روکوپر" ضلع کامبیا میں ڈاکٹر ایس ایم حسن صاحب نے شروع فرمایا جن کے اخلاص اور نیکی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں غیر معمولی شفا رکھ دی۔ کہ وہ بطور ایک فرشتہ کے مشہور ہو گئے۔ ان کے ہسپتال کے افتتاح کے موقعہ پر 14 دسمبر 1971ء کو خطاب کرتے ہوئے شمالی صوبہ کے ریذیڈنٹ وزیر آنریبل منسارے نے اپنے خطاب کا خلاصہ یوں بیان کیا۔

"جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں اور خدمات کا جو مختصر خاکہ میں نے ابھی پیش کیا ہے۔ اس سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ سیرالیون میں اس قدر مختصر عرصہ میں احمدیہ مشن کی کامیابی اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ (دین حق) کی فتح کا دن قریب ہے"

(الفضل 4 مئی 1974ء)

سیرالیون کے ڈپٹی وزیر اعظم اور سیرالیون کانگرس کے صدر الحاج مصطفیٰ سنوسی نے بھی فرمایا۔

"میں ہمیشہ احمدیت کا مداح اور خیر خواہ رہا ہوں بعض لوگ میری اس عقیدت اور محبت کو پسند نہیں کرتے، انہیں بتاتا ہوں کہ احمدیت ایک سچائی ہے اور سچائی کے لئے دن رات ہماری بے لوث خدمت کر رہی ہے۔ 12 سیکنڈری سکول اور 50 پرائمری سکول (جو اب 21 اور 100 ہو گئے ہیں) چلانا معمولی بات نہیں۔ یہ کام صرف اخلاص، جذبہ، نیک نیتی جیسی خوبیوں سے آراستہ لوگ ہی سرانجام دے سکتے ہیں۔ نیز طب کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات آب زر سے لکھی جانی چاہئیں۔

(الفضل 19۔ اپریل 1980ء)

یہی الحاج مصطفیٰ سنوسی صاحب جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی شمولیت فرما کر مرکز احمدیت کی مساعی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔

## گیمبیا میں معجزانہ کامیابی

نصرت جہاں کا پہلا کلینک گیمبیا کے دارالحکومت بانجل میں ایک کرایہ کی دوکان میں ڈاکٹر انوار احمد نے کھولا جس میں ڈینٹل یونٹ کا اضافہ جلد ہی ہو گیا۔ ٹی۔ بی کلینک میں ایکسرے مشین اور لیبارٹری بھی حسب ضرورت مہیا کر دی گئی تھی۔ ڈاکٹر انچارج نے چند ماہ بعد کلینک کی غیر معمولی کامیابی کی یوں خبر اپنے امام کی خدمت میں بھجوائی۔

"اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور آپ کی دعاؤں کے طفیل میڈیکل کلینک کی شہرت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ ایک چھوٹے سے شہر میں جس میں چار پرائیویٹ ڈاکٹر اور ایک بڑا سرکاری ہسپتال پہلے سے موجود ہیں ہمارے کلینک کی کامیابی ایک معجزہ سے کم نہیں۔"

سرکاری آفیسر اور وزراء اپنے ہسپتالوں کو چھوڑ کر ہمارے کلینک میں علاج کے آتے ہیں۔ اس لئے کہ یہاں دوا کے ساتھ ساتھ دعا بھی ملتی ہے۔ جس سے شفایابی جلد ہو جاتی ہے۔ منسٹری آف لینڈ کے پارلیمنٹری سیکرٹری (Sent Singhate) نے علاج کروایا۔ اور ساتھ ہی اپنے تاثرات یوں قلم بند فرمائے۔

"یہاں بہت غیر معمولی کام ہو رہا ہے براہ کرم اسے جاری رکھیں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے امید ہے کہ آپ کامیاب ہوں گے۔"

سرکار نے ہسپتال کے لئے ایک قطعہ زمین شہر سے باہر ایک نواحی بستی میں عطا فرمایا۔ احمدی ٹھیکیداروں نے خوشی خوشی عمارت بڑی سرعت سے مکمل کر دی۔ صدر مملکت سرداؤد جوارا خود بنفس نفیس احمدیہ ہسپتال کی نئی عمارت کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ اور مختلف ملکوں مذہبوں اور قومیتوں کے نمائندوں سے بھری مجلس میں فرمایا۔

"میں نے اپنی گورنمنٹ سمیت اس بات کو محسوس کیا ہے کہ عین اس وقت سے جب کہ آج سے قریباً 20 سال قبل پہلے احمدی مربی گیمبیا پہنچے جماعت احمدیہ نے جہاں اس ملک میں روحانیت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کیا۔ وہاں اس کے ساتھ ساتھ اس ملک کے دوسرے ضروری شعبوں میں جو بحیثیت ایک ترقی پذیر ملک ہونے کے گیمبیا کے لئے بہت اہم ہیں۔ جن میں تعلیمی اور طبی میدان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ان میں جماعت احمدیہ پوری طرح شریک رہی ہے۔

...ں ہسپتال کا اس وقت میں افتتاح کر رہا ہوں یہ ان کی کوششوں کا انتہائی نقطہ ہے۔

طبی میدان میں جماعت احمدیہ کی شرکت اس وقت شروع ہوئی جبکہ 1968ء میں کاعور کے مقام پر پہلے احمدیہ میڈیکل سنٹر کا اجراء ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اسی قسم کے میڈیکل سنٹرز اس وقت نجوارا اور بصے کے مقام پر بھی کام کر رہے ہیں"

(دی گیمبین نیوز بلیٹن 24 مارچ 1980)

## ہمارے اداروں کا مستقبل نائجیریا

میں گساؤ اور منا کے سیکنڈری سکولوں کے علاوہ کئی ادارے بھی اب قومی تحویل میں لے گئے ہیں۔ جو جماعت نے مقامی کمیونٹی کے تعاون سے کھولے تھے۔ ایسے پروگراموں کو دیکھ کر افریقہ سے ایک احمدی ڈاکٹر نے حضرت امام جماعت کی خدمت میں لکھا۔ کہ اس بات کا خدشہ ہے کہ مستقبل بعید میں افریقن حکومتیں ہمارے ہسپتالوں اور سکولوں کو قومیا لیں گی۔ اس لئے مزید توسیع پر اخراجات سوچ سمجھ کر کئے جائیں۔ اس پر قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کا ایمان افروز جواب بھی پڑھئے۔

"ڈاکٹر صاحب کو میں لکھ رہا ہوں کہ اس سے زیادہ خوشی کی بات ہمارے لئے اور کیا ہو گی کہ افریقن بھائی اپنے پاؤں پہ کھڑے ہونے کے قابل ہو سکیں۔ جب وہ سکولوں اور ہسپتالوں کو چلانے کے قابل ہو گئے۔ ہم ان کو دعوت دیں

باقی صفحہ 6 پر

○

تُو اور تیری ارض و سمٰوات پر نظر
مَیں اور اپنی ذات کی وُسعت سے بے خبر

تُو اور تیرے تابعِ فرمان جزو و کُل
مَیں اور یہ احاطۂ تقدیرِ خیر و شر

سارے جہاں کو مطلعِ انوار کر گئی
کُنجِ حرا کی رات سے پھُوٹی تھی اک سحر

یہ اور بات ہے کہ وہ دل لے گیا مرا
وہ ایک شخص تھا مگر خوبوں میں خوب تر

میری طلب فقط ہے تری اِک نگاہِ ناز
ساقی نہ مجھ سے ساغر و مینا کی بات کر

کانٹوں کو اپنی پیاس بجھانا تھی اس لئے
ہم پا برہنہ ہو گئے آمادۂ سفر

پیش نظر ہے عالمِ بالا کی اِک اُڑان
ناہؔید کر نہ لیں ذرا تزئینِ بال و پر

عبدالمنان ناہؔید

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# مسئلہ کشمیر حل کرنے کیلئے امریکہ کی کوشش

امریکہ نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے باقاعدہ کوششوں کا آغاز کرتے ہوئے تمام فریقوں سے اس ضمن میں بات چیت اور رابطے شروع کر دیئے ہیں۔ امریکی دفتر خارجہ کے ذرائع کے مطابق امریکہ کی سبکدوش ہونے والی نائب وزیر خارجہ مسز رابین رافیل نے اپنے حالیہ دورہ جنوبی ایشیا کے دوران مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے تمام فریقوں سے بامقصد اور موثر مذاکرات کئے ہیں اور اس مسئلے کے فوری حل کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ اس ضمن میں گزشتہ روز بھی مسز رابین رافیل نے سری نگر میں مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ سے ملاقات کر کے مسئلہ کشمیر کے حل سمیت علاقائی امور پر تفصیلی بات چیت کی ہے۔

دریں اثناء بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کے خلاف اپنی کارروائی میں ایک ہفتے کی یکطرفہ جنگ بندی کا اعلان کیا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق مقبوضہ کشمیر کے کور کمانڈر نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ ان کے فوجی کسی کو پریشان نہیں کریں گے تاکہ لوگ اتوار کے روز عید منا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ حریت پسندوں کو گھومنے اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے ملاقات کی اجازت ہوگی۔ تاہم وہ ہتھیار ساتھ نہ رکھ سکیں گے۔

جہادی شوریٰ نے بھارت کے ان اقدامات کو ایک نئی چال قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کا یکطرفہ جنگ بندی کا اعلان مجاہدین حریت پسندوں کو گرفتار کرنے کا نیا پھندہ ہے۔ مجاہدین نے اعلان کیا ہے کہ وہ جنگ بندی نہیں کریں گے۔ ان کی عید اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک بھارتی فوج کشمیر سے نکل نہیں جاتی۔ انہوں نے کہا کہ اگر بھارت کو کشمیریوں کا اتنا ہی خیال ہے تو وہ وہاں سے اپنی فوج نکال لے۔ مجاہدین کا کہنا ہے کہ بھارتی فوج ہمارے حملوں سے بوکھلا گئی ہے اور عید کے بہانے کچھ ریلیف حاصل کرنا چاہتی ہے۔ مجاہدین نے کہا ہے کہ کور کمانڈر ہمیں اجازت دینے والا کون ہے ہم تو پہلے ہی سرعام پھرتے ہیں مگر بھارتی فوج کو سرعام دندنانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

○○○

## ہانگ کانگ میں سرکاری ریکارڈ کی منتقلی کا مسئلہ

جوں جوں ہانگ کانگ کو چین کے سپرد کرنے کا وقت نزدیک آرہا ہے چین اور برطانیہ کے درمیان کشیدگی میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ تازہ ترین مسئلہ سرکاری ریکارڈ کی منتقلی کا ہے۔ اس بارے میں دونوں ملکوں کے درمیان ہونے والی بات چیت اختلاف کا شکار رہی۔ باہمی سمجھوتہ کے لئے قائم کی گئی کمیٹی میں برطانوی وفد کے سربراہ مین ہال نے صحافیوں کو بتایا کہ ابھی ہم کسی نتیجے پر نہیں پہنچ سکے۔ اس وقت مذاکرات تعطل کا شکار ہو چکے ہیں۔ برطانیہ کچھ اہم ریکارڈ چین کے حوالے نہیں کرنا چاہتا۔ جبکہ چین کا مطالبہ ہے کہ تمام ریکارڈ چین کے حوالے کر دیا جائے۔

○○○

## روس میں مالی بحران

روس کی فوجی قوت ۱۹۹۱ء کی نسبت گھٹ کر اب ماضی کا چھٹا حصہ رہ گئی ہے۔ روس کی وزارت دفاع کے مطابق موجودہ فوج بھی سخت مالی بحران کا شکار ہے نیوی کے نصف جہاز اور آرمی کی ایک تہائی تعداد اس بحران سے سخت متاثر ہوئی ہے۔ خطرہ ہے کہ مالی پریشانیوں کی وجہ سے فوج میں کہیں بغاوت نہ ہو جائے۔

روسی صحافیوں کی تحقیقات کے مطابق اگر دفاعی بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ نہ کیا گیا تو ملک کا دفاعی نظام مفلوج ہو کر رہ جائے گا۔ روسی فوجیوں نے حکومت کو متنبہ کیا ہے کہ حکومت رواں سال میں گیارہ ارب چالیس لاکھ پونڈ دفاع کے لئے مخصوص کرے۔ کریملن نے دفاعی بجٹ میں اتنا بڑا اضافہ کرنے کے موقف کو مسترد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ فوج میں کسی قسم کی بغاوت کا اندیشہ نہیں ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق محکمہ دفاع کو تین ارب سات کروڑ کا نقصان ہوا ہے۔ اخباری رپورٹوں کے مطابق روسی محکمہ دفاع کا مالی بحران اس وقت شدید تر ہو چکا ہے۔

○○○

## افغانستان میں قحط کا خطرہ

ابھی افغانستان میں خانہ جنگی کے زخموں کا سلسلہ جاری ہے کہ ایک اور مصیبت آکھڑی ہوئی۔ عالمی برادری نے افغانستان کی طالبان حکومت کی امداد بند کر دی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ افغانستان میں قحط کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ دو کروڑ افغان افراد اس خوراک پر زندہ ہیں جو غیر ملکی ادارے فراہم کرتے ہیں طالبان حکومت کی رجعت پسندانہ پالیسیوں کی وجہ سے سویڈن اور ناروے سمیت کئی مغربی ممالک نے امداد سے ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ گزشتہ سال امدادی ایجنسی کو 52 فیصد اور اس سال صرف ایک فیصد امداد حاصل ہو سکی ہے۔ اقوام متحدہ نے طالبان کی حکومت کو تسلیم کئے جانے کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ طالبان دیگر گروپوں کو بھی حکومت میں شامل کریں۔ اقوام متحدہ اور مغربی ممالک کو توقع ہے کہ طالبان پورے ملک پر قبضہ کر لینے کے بعد پالیسیوں میں تبدیلی کریں گے۔

طالبان کی حکومت مطالبہ کر چکی ہے کہ اسے تسلیم کر کے اقوام متحدہ میں نشست دی جائے۔ لیکن اقوام متحدہ نے اس مطالبے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

طالبان کی حکومت کی رجعت پسندانہ پالیسیوں کا ایک اور رنگ سامنے آیا ہے۔ طالبان کابل یونیورسٹی اور دیگر تعلیمی ادارے صرف مردوں کے لئے کھولنے پر غور کر رہے ہیں۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

گے۔ کہ وہ ہمارے سکولوں اور ہسپتالوں کا انتظام سنبھال لیں۔ ہم نے یہ سکول اور ہسپتال ان کی خیر خواہی کے جذبہ سے ہی کھولے ہیں۔ ہمیں ان سے کسی قسم کی مالی منفعت یا سیاسی فائدہ کی طلب نہیں۔ ہم تو محض اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے لئے انسانیت کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر میدان میں آئے ہیں"

(الفضل 4 جنوری 1972ء)

ہماری انہیں خدمات کو دیکھنے والے ہر طرف سے مثلاً سیرالیون میں اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے مستقل نمائندے ڈاکٹر وسرڈ ہارپر نے ہمارے اداروں کو کام کرتے دیکھا وہ اپنے جذبات کی ترجمانی کے لئے جولائی 1976ء میں راقم الحروف کی الوداعی پارٹی میں تشریف لائے۔ اور اپنے جذبات کا تحریر میں بھی اظہار فرمایا جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

"آپ اور آپ کی جماعت احمدیہ نے اس ملک کی روحانی اقتصادی اور سماجی ترقی کے لئے غیر معمولی کام کیا ہے۔ آپ کی شفقت رواداری اور بنی نوع انسان کے لئے ہمدردی کا جذبہ ہم سب کے لئے جو اس علاقہ میں غریبوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہیں۔ نہ صرف محرک رہا ہے۔ بلکہ ایک قابل قدر نمونہ بھی ثابت ہوا ہے۔ آپ کے مشن کے بے شمار سکولوں اور ان میں کام کرنے والے واقف ٹیچرز کی مدد سے جاہل اور بے سہارا لوگوں کے لئے ایک موقعہ بہم فرمایا گیا ہے۔ کہ وہ لکھنا پڑھنا سیکھ کر روشنی کا مینار بنیں۔ اور یہ بات بھی بالکل اظہر من الشمس ہے کہ آپ کے مشن نے جو ہسپتال قائم کئے پھر ان کو سازوسامان سے آراستہ کیا۔ ان کے ذریعے بے شمار بیماروں کو شفا نصیب ہوئی۔ جن کو دنیا کے اس خطہ میں بیماری اور غربت نے تنگ کر رکھا تھا۔

(الفضل 31 دسمبر 1979ء)

اسی طرح بی بی سی لندن میں کام کرنے والے آصف جیلانی نے افریقہ میں احمدیہ مساعی کا جائزہ روزنامہ جنگ کراچی میں یوں پیش فرمایا۔

"افریقہ میں عیسائیت کی تبلیغ کرنے والے رومن کیتھولک اور دوسرے مکتب خیال کے عیسائی ادارے افریقہ میں اسلام قبول کرنے کے نئے رجحان سے سخت پریشان ہیں۔ ان عیسائی مذہبی اداروں کا خیال ہے کہ اسلام بتدریج پھیلتا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی (دین حق کی اشاعت) و ترویج میں نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے۔ خصوصاً گھانا اور نائیجریا اور مشرقی ساحلی علاقوں میں (دین حق) کا اثر بڑھ رہا ہے۔ جہاں عیسائیوں کو احمدی فرقہ کے اداروں کا زبردست مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ احمدی فرقے کی کارروائیاں عیسائیت کی سخت مخالف تھیں۔

(جنگ کراچی 18/7/71 بحوالہ الفضل 25 جولائی 1972ء)

اور یہی نتیجہ ایک عیسائی پادری نے بیس سال قبل نکالا تھا۔ جو انہی کے الفاظ میں پڑھیئے۔

"جس دن میں نے سیرالیون چھوڑا اس دن (احمدیت کا ناقل) ہیڈ میڈیکل مشنری پہنچا۔ یہاں کے مقامی پریس نے بہت تھوڑی اور مختصر سی خبریں اس کے متعلق شائع کیں' جہاں تک مجھے علم ہے کسی عیسائی لیڈر نے اس کا نوٹس نہ لیا مگر میرے نزدیک یہ (دین حق ناقل) کی نشاۃ ثانیہ کا ایک اور نشان ہے (احمدی) بھی عیسائی مشنوں کے طور و طریق کو اپنا رہے ہیں اور یہ .... طبی مشن بھی اس پروگرام کا ایک حصہ ہے۔ جو جماعت احمدیہ چلا رہی ہے۔ جسے مغربی افریقہ میں .... انقلاب لانے کے لئے پیشرو کی حیثیت حاصل ہے۔" (ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ جون 1961ء)

(الفضل 25 صلح 1353ء ہش)

بقیہ صفحہ 3

دوبارہ کام پر لگے تھے اور اس طرح وہ گویا پنشن کے حق سے بھی محروم رہے ہیں۔ اس صورت میں جماعت کا فرض ہے کہ وہ اپنے قدیم اور

مخلص کارکن کے پسماندگان کے لئے مناسب وقت تک مناسب امداد کا انتظام کرے۔ بے شک یہ انجمن کا کام ہے انجمن بھی تو آپ لوگوں کی ہی نمائندہ ہے اور اپنی تجویز اور اپنی قربانی سے انجمن کے ہاتھ مضبوط کرنا آپ لوگوں کا فرض ہے۔

بالآخر میں ایک ذاتی افسوس کا اظہار بھی کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے میں اس وقت والدہ مظفر احمد کی تشویشناک علالت اور پھر خود اپنی بیماری کی وجہ سے لاہور میں زیر علاج ہوں اور سوء اتفاق سے ان مخصوص دنوں میں والدہ مظفر احمد کو زیادہ تکلیف رہی ہے۔ اور دو تین دن تک قریباً چوبیس گھنٹے ان کے سخت بے تابی میں گزرے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب درد صاحب کی اچانک وفات کی اطلاع مجھے ملی تو میں نے ایسا محسوس کیا کہ گویا ایک بم کا گولا آگرا ہے۔ اور طبیعت کی انتہائی نڈھالی کے علاوہ مجھے گلے میں تکلیف سے چوکنگ بھی شروع ہو گئی اس لئے میں درد صاحب کی وفات پر اپنی دلی خواہش کے باوجود ربوہ نہیں جاسکا جس کا مجھے سخت قلق ہے۔ حقیقتاً میں اس وقت اس قابل ہی نہیں رہا تھا کہ اس قسم کے دردناک ماحول میں جاؤں۔ اس لئے ایک معذور انسان کی طرح میں نے لاہور میں رہ کر ہی دعا میں وقت گذارا اور حضرت صاحب اور درد صاحب کی فیملی کے ساتھ تار کے ذریعہ دلی ہمدردی کا اظہار کرنے پر اکتفا کی۔

اللہ تعالیٰ میری اس کمزوری کو کہ میں ربوہ نہیں جاسکا۔ معاف فرمائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ درد صاحب کی روح بھی میری بے بسی کی حالت دیکھتے ہوئے مجھے معذور خیال کرے گی۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت

کرے۔ ان پر اپنے خاص فضل و رحمت کا سایہ رکھے اور ان کے اہل و عیال اور بچوں کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

○○○

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم جاوید احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ اصلاح وارشاد مقامی کی اہلیہ محترمہ ثریا خانم صاحبہ گزشتہ سال 96ء جون سے سرطان کی موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ اب نہایت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمود احمد منیب صاحب مربی سلسلہ بورے والا لکھتے ہیں۔ مکرم ماسٹر شمس الدین صاحب سیال مولوی فاضل ناظم انصار اللہ ضلع وہاڑی نے بائیں آنکھ کا سفید موتیا کا اپریشن کروایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرم جمیل احمد خاں صاحب آف اسلام آباد کا مورخہ 97-2-27 کو دل کا اپریشن کارڈیو ویسکولر کراچی میں ہو گا۔ احباب جماعت سے ان کی صحت اور لمبی زندگی کے لئے خاص دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا مبشر احمد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ کا بھتیجا رانا صبور احمد ولد رانا دوست محمد صاحب گزشتہ دو ماہ سے ایک انتہائی خطرناک مرض میں مبتلا ہے۔ تقریباً ہر ہفتے خون کی بوتل لگوانی پڑ رہی ہے۔ بچہ کی عمر 10 سال ہے اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و سلامتی عطا فرمائے۔

○ محترمہ بخت بھری صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یار صاحب مجوکہ سابق صدر لجنہ حویلی مجوکہ حال ناصر آباد غربی ربوہ فالج کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبدالواحد صاحب کارکن دارالضیافت کی والدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کو 25 جنوری 97ء کو دل کا شدید اٹیک ہوا ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم محمد خورشید قریشی صاحب آف پنڈی دھوتڑاں کے چھوٹے بھائی امجد حسین قریشی کو ایک ابتلاء درپیش ہے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ یہ ابتلاء دور فرما دے۔

○ محترمہ والدہ صاحبہ مکرم بشیر احمد صاحب رند صدر جماعت احمدیہ بیٹ چین والا ضلع مظفر گڑھ گزشتہ پندرہ یوم سے بوجہ بخار علیل ہیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی درازی عمر اور صحت و کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک محمد افضل صاحب اعوان عمر 42 سال مورخہ 30 جنوری 1997ء کو بقضائے الٰہی ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے ہیں۔ ان کا جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے مورخہ 97-1-31 کو بعد جمعہ پڑھایا اسی روز عام قبرستان میں تدفین ہوئی اور بعد از تدفین مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

○○○

## اعلان داخلہ

○ داؤد کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کراچی نے بیچلرز انجینئرنگ ڈگری کے لئے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(1) کیمیکل (2) الیکٹرانکس (3) میٹالرجیکل (4) انڈسٹریل (5) آرکیٹکچر اینڈ پلاننگ۔ داخلہ فارم وغیرہ 350 روپے کے عوض ڈان 2- فروری میں دی گئی ملک کے مختلف شہروں میں واقع الائیڈ بینک کی مختلف شاخوں سے 15- فروری سے دستیاب ہونگے۔ داخلہ فارم وغیرہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 13- مارچ 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

○○○

بقیہ صفحہ 1

اشارہ فرمایا اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) امیر جماعت امریکہ سے اس گفتگو کا بھی حوالہ دیا جس میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے حضرت صاحب کو اس طرف متوجہ فرمایا کہ اس سال یعنی 1997ء میں دوبار رمضان کا مہینہ آرہا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی فضلوں کے نزول کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ان الٰہی اشاروں سے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ اس سال اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیر معمولی مدد اور نصرت ظاہر ہونے کی توقع ہے۔ اسی ضمن میں حضرت صاحب نے جماعت احمدیہ جرمنی کو حاصل ہونے والی اس غیر معمولی کامیابی کا بھی ذکر فرمایا کہ بیعتوں کے سال کے ابتدائی نصف حصہ میں جماعت جرمنی اب تک 10 ہزار افراد کو احمدیت میں داخل کرنے کی کامیابی حاصل کر چکی ہے۔

حضرت صاحب نے اس ضمن میں ان تقاضوں کا ذکر کرتے ہوئے جو ایسی غیر معمولی فتوحات کے لئے ضروری ہوا کرتے ہیں' عبادات کے قیام پر زور دیا اور احباب جماعت کو خصوصی کوشش سے اس پر عمل پیرا ہونے کی نصیحت فرمائی۔

حضرت صاحب کے خطبہ عید کی ریکارڈنگ پاکستان کے وقت کے مطابق 7 بجے احمدیہ ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی۔

○○○

# خبریں

**ربوہ : 11 - فروری- 1997ء**
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ متوقع وزیراعظم نواز شریف نے صدر مملکت فاروق احمد لغاری سے ملاقات کی۔ اخبارات نے لکھا ہے کہ دونوں رہنماؤں میں معاملات طے پاگئے ہیں۔ ایوان صدر میں طویل ملاقات میں چاروں گورنروں کی تقرری اور چیف سیکرٹریوں کی تعیناتی کے امور پر بھی بات چیت ہوئی۔ احتساب جاری رکھنے پر غور کیا گیا۔

○ میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ قوم کی نظریں ہم پر لگی ہوئی ہیں اب فرض ادا کرنے کی باری ہے۔ انہوں نے اپنے کارکنوں کو ہدایت کی کہ پارٹی کے منشور پر عمل درآمد کے لئے تجاویز مرتب کرکے لائیں تاکہ پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں غور کرکے کام شروع کیا جائے۔

○ مسلم لیگ تنخواہ دار طبقے کے لئے خصوصی "ریلیف پیکیج" تیار کرے گی۔ مہنگائی پر کنٹرول اور ملکی پیداوار میں اضافے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں گے۔ عوام کو سستی اشیاء کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے گا۔ نواز شریف نے مسلم لیگ کے اقتصادی منشور پر عمل کے لئے سرتاج عزیز کو ہدایات جاری کردی ہیں۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی سربراہ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ قوم ہر مشکل گھڑی میں مجھے اپنے ساتھ پائے گی اپنے والد کے راستے پر چلتے ہوئے غریب عوام کے لئے جدوجہد کرتی رہوں گی۔ انہوں نے عید کے موقع پر اپنے پیغام میں کہا کہ اس موقع پر کشمیری بھائیوں اور نادار لوگوں کو فراموش نہ کریں۔

○ سندھ میں حکومت سازی کے لئے ایک کوشش کے طور پر سندھ پیپلز پارٹی کے لیڈر مخدوم امین فہیم نے نواز شریف اور ایم کیو ایم کو تعاون کی پیشکش کردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نواز شریف پیر صاحب پگاڑا' جتوئی' اور ایم کیو ایم کے رہنماؤں کے پاس بھی جاسکتا ہوں۔ ابھی اس مقام پر نہیں پہنچے کہ واپسی ممکن نہ ہو۔ انہوں نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں سندھ اسمبلی میں 40۔ اراکین کی حمایت حاصل ہے۔ سندھ پیپلز پارٹی کے صدر سید قائم علی شاہ نے کہا ہے کہ اگر ایم کیو ایم سے زیادتی ہوئی ہے تو معذرت کرلیں گے۔ صوبائی اسمبلی کا اجلاس 20۔ فروری کو ہوگا۔

○ برطانوی روزنامہ گارڈین نے لکھا ہے کہ سوال یہ ہے کہ کیا نواز شریف آٹھویں ترمیم ختم کرا سکیں گے۔ آئی ایم ایف کے دباؤ پر اصلاحات سے روزمرہ زندگی میں بہتری نہیں آئے گی۔ مسلم لیگ کے سربراہ جرات کریں تو گائیڈڈ جمہوریت کا تصور ختم کرسکتے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی انتخابات کے بارے میں وائٹ پیپر تیار کرے گی تاکہ آئندہ حکمت علی طے کی جائے۔ وائٹ پیپر تین سوالات کے جوابات کی روشنی میں تیار کیا جائے گا۔ پارٹی نے ان سوالات پر مبنی سوالنامہ پارٹی کے تمام ٹکٹ ہولڈروں کو جاری کردیا ہے۔

○ بیگار کیمپ سے فرار ہونے والے آٹھ افراد پر بردہ فروشوں کی فائرنگ سے 4۔ افراد ہلاک ہوگئے۔ کوئٹہ کے قریب اس بیگار کیمپ میں اڑھائی سو مرد اور سو سے زائد خواتین موجود ہیں۔ پولیس نے اطلاع ملنے کے باوجود کارروائی سے انکار کردیا اور کہا کہ "یہ آرمی کا کام ہے۔" ایک شخص بشیر احمد نے جو جان بچا کر نکل آنے میں کامیاب ہوا بتایا ہے کہ 30 سال قبل اسے رومال سنگھا کر اغوا کیا گیا تھا۔ اسے اپنے والدین کا کچھ پتہ نہیں۔

○ بھارت میں امریکہ کے سفیر مسٹر فرینک وزنر نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت میں کشیدگی ختم کرانے کا امریکہ نے ٹھیکہ نہیں لے رکھا۔ امریکی حکومت کو دونوں ممالک میں توازن کی پالیسی کا دوبارہ جائزہ لینا چاہئے۔ بھارت کے پاس ایٹم بم ہیں۔

○ موسم بہار کی شجرکاری کی مہم 15۔ فروری سے شروع ہوگی۔ ملک بھر میں 17 کروڑ پودے لگائے جائیں گے۔

○ نواز شریف نے کہا ہے کہ اپنے احتساب بل کی روشنی میں نگران حکومت کے احتساب آرڈیننس کو اسمبلی سے منظور کروایا جائے گا۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ میں اسمبلیوں کی میعاد پانچ سال دیکھنا چاہتا ہوں۔ معاشی بحران کو حل کرنے اور کرپشن ختم کرنے کے لئے تمام اقدامات کی حمایت کروں گا۔

○ دونوں بڑوں کی ملاقات میں نیشنل سیکیورٹی کونسل کا بھی جائزہ لیا گیا۔ نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ 13۔ فروری کو پارلیمانی پارٹی کے اجلاس سے مشورہ کے بعد بتائیں گے۔ صدر نے کہا کہ کونسل کی حیثیت مشاورتی ہے اس لئے اس کے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ نواز شریف نے کہا کہ اسمبلی میں آئین میں ترامیم کا پیکیج پیش کیا جائے گا۔

○ نواز شریف نے کہا ہے کہ احتساب ہم کریں گے۔ عوام کو راتوں رات ریلیف دینا مشکل ہے۔ انہوں نے بے نظیر بھٹو کی جانب سے تعاون کا خیر مقدم کیا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ان کے دور میں اپوزیشن سے حکومت کا رویہ نامناسب تھا۔ انہوں نے کہا کہ قاضی صاحب سے پوچھیں کہ ان کا ایجنڈا کیا ہے۔ واضح رہے کہ قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی نے کہا تھا کہ اگر نواز شریف ہمارے ایجنڈے پر نہ چلے تو ان کے خلاف بھی مہم چلائی جائے گی۔

○ پیپلز پارٹی کے لیڈروں نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی دفن نہیں ہوئی نواز شریف نے قوم کی خدمت نہ کی تو ان کا بھی احتساب ہوگا۔ نواز شریف کا عوامی مینڈیٹ تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے لئے صاف سلیٹ ہے جو چاہیں لکھ دیں۔ آٹھویں ترمیم ختم کرنے کا یہ موقع ہے۔ ہم تعاون کریں گے۔ پیپلز پارٹی کے لیڈروں نے اپنی پارٹی کی فاش غلطیاں تسلیم کرلیں۔

○ میلسی کے نواحی گاؤں چک نمبر 196 ڈبلیو بی میں بھی قرآن پاک کی مبینہ بے حرمتی کا واقعہ ہوا۔ مشتعل لوگوں نے بے حرمتی کے مبینہ ملزم کا مکان مسمار کرکے آگ لگادی۔

○ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ 1997ء کے عام انتخابات کے نتائج پر مشاہدین ہی نہیں۔ جیتنے اور ہارنے والے سبھی حیران ہیں بے نظیر بھٹو اور ان کے رفقاء کو سمجھ ہی نہیں آرہی کہ ان کے ساتھ کیا بیت گئی ہے۔ خود نواز شریف حیرت میں ہیں۔ عمران خان چکرا گئے ہیں۔ سیاسی گرگے کرب اور حیرت کی تصویر بنے بیٹھے ہیں۔ ہسپتال کی تعمیر میں قوم کی طرف سے سب کچھ نچھاور کرنے اور برطانوی امراء کا داماد ہونے کے زعم میں عمران خان نے نواز شریف کی پیشکش ٹھکرادی اور سولو فلائٹ پر چل نکلے۔ بے نظیر نے چال چلتے ہوئے عمران خان کو اپنے لئے خطرہ قرار دیا تو عمران خان خود کو اہم سمجھنے لگے۔ لیکن یہودیوں کی دولت اور سیتا وائٹ کی خبروں نے ان کی سیاسی شخصیت کو ایسا ڈسا کہ وہ ڈھیر ہوگئے۔ ایدھی اور حمید گل سمیت سب عمائدین ان کا ساتھ چھوڑتے گئے۔ تحریک انصاف اور تحریک استقلال کے ناموں میں مماثلت کے ساتھ ساتھ انتخابی نتائج میں بھی مماثلت تھی۔ یوں لگا کہ ایک اور ائرمارشل (ر) اصغر خان پیدا ہوگیا ہے۔

○ حیدر آباد سندھ میں زہریلی شراب پینے سے مزید 3 افراد ہلاک ہوگئے۔

○ گوجرانوالہ کے چار اراکین اسمبلی نے مسلسل تین بار منتخب ہوکر ہیٹ ٹرک مکمل کرلی۔ جبکہ غلام دستگیر تین مرتبہ اور عثمان ابراہیم اور اقبال گجر پانچ مرتبہ منتخب ہوچکے ہیں۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ نواز شریف کی اہلیت کا پتہ معیشت سے لگے گا۔ بڑے منصوبوں پر عمل مشکل ہوگا۔ افغان مسئلہ پر پاکستان کی خارجہ پالیسی اور ملک کے داخلی امور سلجھانے کا کام بھی مشکل ہے۔ وہ مخمصے میں گرفتار ہیں۔

○ مسلم لیگ نے فیصلہ کیا ہے کہ حکومت بنتے ہی بلدیاتی الیکشن کرائے جائیں گے۔

○ بے نظیر بھٹو نے فوج کو انتخابات میں دھاندلی سے بری الذمہ قرار دے دیا ہے انہوں نے کہا کہ دھاندلی میں الیکشن کمیشن ملوث ہے۔

○ صدر نے کہا کہ نگران حکومت کی پالیسیاں جاری رکھیں۔ نواز شریف نے جواب دیا غور کریں گے۔

○ پنجاب کے متوقع وزیر اعلیٰ کے طور پر چوہدری پرویز الٰہی یا چوہدری نثار علی کا نام لیا جا رہا ہے۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ اگر مسلم لیگ کو ہمارا ایجنڈا قبول ہو تو ہم اس کا ساتھ دیں گے۔

○ پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ رفیق نے کہا ہے کہ ملک میں کم ووٹنگ اسمبلیاں ٹوٹنے کے خلاف عوام کا فیصلہ تھا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی نے کہا ہے کہ پاکستان کے لئے پارلیمانی نظام کی بجائے صدارتی نظام حکومت زیادہ بہتر ہے۔ ملک کا حقیقی مسئلہ قیادت کا بحران ہے۔ سیاسی رہنما اپنے اعمال کی ذمہ داری قبول کرنے سے ڈرتے ہیں۔ وزیر اعظم یا سیاسی رہنما کو اتنا بہادر ہونا چاہئے کہ خراب حالات کی ذمہ داری قبول کرسکے۔ بعض منتخب سرکاری حکام اپنے پیشہ کو کاروبار سمجھتے ہیں۔ انہوں نے ایک رسالے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ 1993ء میں میں نے منصفانہ انتخابات کروائے مگر قیادت نے مایوس کیا۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ۔ ربوہ
فون: 213158

• احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت • بغیر ٹانکے کے جدید ڈیزائنوں میں زیورات تیار کئے جاتے ہیں
ورائٹی و اعتماد کا نام
سرمد جیولرز
دوکان 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم، رضوان اسلم

دعا گو امیدہے آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

روشن کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
قیمت: 8/-

تریاق بواسیر
بواسیر کا شافی علاج
قیمت: 30/-

تریاق معدہ
خرابی ہاضمہ کا مؤثر علاج
قیمت: 19/-، 20/-

شربت صدر
نزلہ، زکام اور کھانسی کیلئے
قیمت: 15/-

راحت جان
تبخیر معدہ کی مجرب دوا
قیمت: 20/-